www.KitaboSunnat.com

تذکرة المشاهیر

عبدالرشید عراقی

امام وکیع بن الجراحؒ

۱۲۹ھ ــــ ۱۹۶ھ

دوسری صدی ہجری میں جن ممتاز تبع تابعین نے توحید وسنت کے اشاعت وترویج اور شرک و بدعت کی تردید وبیخ کنی میں کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ۔ ان میں امام وکیع بن الجراحؒ (م ۱۹۶ھ) کا نام بھی آتا ہے ۔ امام وکیع بن الجراحؒ کی تصانیف کے سلسلہ میں ارباب سیر اور تذکرہ نگاروں نے خاموشی اختیار کی ہے لیکن ان کے علم وفضل، عدالت وثقاہت ذہانت وفطانت اور زہد وورع کا اعتراف کیا ہے ۔ امام وکیع بن الجراحؒ کے علوئے مرتبت اور جلالتِ شان کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ

محدث امام علی بن المدینیؒ (م ۲۳۴ھ) امام عبداللہ بن مبارکؒ (م ۱۸۱ھ) امام یحییٰ بن معینؒ (م ۲۳۳ھ) اور امام محمد بن ادریس شافعیؒ (م ۲۰۴ھ) جیسے مشاہیر ائمہ کرام ان کے تلامذہ میں شامل ہیں۔[1]

امام وکیع بن الجراحؒ ۱۲۹ھ میں پیدا ہوئے[2] مگر امام ابوبکر خطیب بغدادیؒ (م ۴۶۳ھ) نے امام وکیعؒ کا قول نقل کیا ہے کہ وہ فرماتے تھے۔

وُلِدْتُ سَنَةَ ثَمَانٍ وَعِشْرِيْنَ مِائَة[3]

میری ولادت ۱۲۸ھ میں ہوئی۔

---

[1] تہذیب التہذیب ج ۱۱ ص ۱۲۴-۱۲۳، [2] صفوة الصفوة ابن جوزی ج ۳ ص ۱۰۴،
[3] تاریخ بغداد ج ۲ ص ۴۶۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام وکیعؒ کا مولد کوفہ ہے یہاں ان کے والد الجراح بن ملیحؒ بیت المال کے نگران تھے [1] امام وکیع بن الجراحؒ نے جن اساتذہ سے تعلیم حاصل کی، ان کی فہرست حافظ ابن حجر عسقلانی (م ۸۵۲ھ) نے تہذیب التہذیب میں درج کی ہے۔ امام اوزاعیؒ (م ۱۵۷ھ) اور امام سفیانؒ بن سعید ثوری (م ۱۶۱ھ) کے نام بھی آپ کے اساتذہ کی فہرست میں شامل ہیں۔

امام ابوبکر خطیب بغدادیؒ (م ۴۶۳ھ) لکھتے ہیں کہ

امام وکیع بن الجراحؒ نے امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) اور امام ابویوسفؒ (م ۱۸۲ھ) سے بھی حدیث کی سماعت کی تھی۔ اور ان کا شمار امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) کے تلامذہ میں کیا ہے [2]

امام وکیع ابن الجراحؒ نے اپنے استاذ امام سفیان بن سعید ثوریؒ (م ۱۶۱ھ) کے انتقال کے بعد مسند درس کو زینت بخشی جس وقت آپ نے درس کا آغاز کیا، اس وقت آپ کی عمر ۳۳ سال تھی، امام وکیع بن الجراحؒ جہاں بھی جاتے ان کا حلقہ درس مرجع خلائق بن جاتا۔ طالبین کا ایک جم غفیر ان کے ارد گرد جمع ہو جاتا۔ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ (م ۸۵۲ھ) نے ابوہشام رفاعیؒ سے نقل کیا ہے۔ کہ ابوہشام رفاعی کہتے ہیں۔

دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَإِذَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى يُحَدِّثُ وَالنَّاسُ حَوْلَهُ كَثِيْرٌ فَطُفْتُ اُسْبُوْعًا ثُمَّ جِئْتُ فَإِذَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَاعِدٌ وَحْدَهُ فَقُلْتُ مَا هٰذَا؟ فَقَالَ قَدِمَ التِّنِّيْنُ فَأَخَذَهُمْ يَعْنِيْ وَكِيْعًا [3]

ایک مرتبہ میں مسجد حرام میں گیا تو عبیداللہ بن موسٰی کو حدیث کا درس دیتے دیکھا۔ ان کے ارد گرد طلباء کا ہجوم تھا۔ پھر ایک ہفتہ طواف کے بعد جو دیکھا تو عبیداللہ تن تنہا بیٹھے تھے۔ میں نے پوچھا۔ یہ کیا ہوا۔ انہوں نے کہا ایک اژدہا آگیا ہے جو پورے حلقہ کو نگل گیا ہے۔ اُن کی مراد امام وکیعؒ سے تھی۔

---

[1] ایضاً ص ۱۲۳ [2] تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۴۷۱، [3] تہذیب التہذیب ج ۱۱ ص ۱۲۹

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کے تلامذہ کی فہرست بھی بہت طویل ہے۔

امام علی بن مدینیؒ (م ۲۳۴ھ) عبداللہ بن مبارکؒ (م ۱۸۱ھ) امام شافعیؒ (م ۲۰۴ھ) یحییٰ بن معینؒ (م ۲۳۳ھ) امام احمد بن حنبلؒ (م ۲۴۱ھ) امام قتیبہ بن سعیدؒ (م ۲۴۰ھ) اور ابوبکر بن شیبہؒ (م ۲۳۵ھ) جیسے ممتاز محدثین کرام اور ائمہ عظام شامل ہیں [1]

امام وکیع بن الجراحؒ کے علم و فضل اور تبحر علمی کا اعتراف ارباب سیر اور آپ کے تلامذہ نے کیا ہے۔

امام ابوبکر خطیب بغدادیؒ (م ۴۶۳ھ) نے امام احمد بن حنبلؒ (م ۲۴۱ھ) کا یہ قول نقل کیا ہے کہ امام احمدؒ فرماتے ہیں۔

مَا رَأَيْتُ رَجُلًا قَطُّ مِثْلَ وَكِيعٍ فِي الْعِلْمِ وَالْحِفْظِ وَالْإِسْنَادِ وَالْأَبْوَابِ مَعَ خُشُوعٍ وَوَرَعٍ [2]

میں نے علم، حفظ، اسناد اور ساتھ ہی ساتھ ورع و تقویٰ میں امام وکیع بن الجراحؒ کا مثل کسی کو نہیں دیکھا۔

اور امام احمد بن حنبلؒ (م ۲۴۱ھ) کا دوسرا قول یہ ہے۔

مَا رَأَتْ عَيْنِي مِثْلَهُ قَطُّ يَحْفَظُ الْحَدِيثَ جَيِّدًا وَيُذَاكِرُ بِالْفِقْهِ فَيُحْسِنُ مَعَ وَرَعٍ وَاجْتِهَادٍ [3]

میری آنکھوں نے امام وکیعؒ کا مثل نہیں دیکھا وہ حدیث کے بڑے اچھے حافظ تھے، فقہ بھی بہترین پڑھاتے تھے، تقویٰ اور اجتہاد میں بھی ممتاز تھے۔

علامہ عبدالحی بن عماد الحنبلیؒ (م ۱۰۸۹ھ) امام وکیع بن الجراحؒ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ۔

مَا كَانَ بِالْكُوفَةِ فِي زَمَانِ وَكِيعٍ أَفْقَهُ وَلَا أَعْلَمُ بِالْحَدِيثِ كَانَ وَكِيعٌ عَبْقَرِيًّا [4]

وکیعؒ کے زمانہ میں کوفہ میں ان سے بڑا فقیہ اور حدیث کو ان سے زیادہ جاننے والا کوئی نہیں تھا۔ امام وکیعؒ عبقری وقت تھے۔

---

[1] تہذیب التہذیب ج ۱۱ ص ۱۲۵، [2] تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۴۷۰، [3] ایضاً ص ۴۷۰
[4] شذرات الذہب، ج ۱ ص ۳۵۰۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ عبدالرحمٰن بن جوزیؒ (م ۵۹۷ھ) فرماتے ہیں:۔

كَانَ وَكِيعٌ فِي زَمَانِهِ كَالْأَوْزَاعِيِّ فِي زَمَانِهِ [1]

امام وکیعؒ کی ان کے زمانہ میں وہی حیثیت تھی جو امام اوزاعیؒ کی ان کے وقت میں تھی۔

علامہ ابن سعدؒ (م ۲۳۰ھ) لکھتے ہیں کہ

امام وکیعؒ ثقہ، بلند مرتبہ عالم، کثیر الحدیث اور حجت تھے [2]

اللہ تعالیٰ نے امام وکیع بن الجراحؒ کو غیر معمولی قوتِ حافظہ سے نوازا تھا۔ علامہ ابوبکر خطیب بغدادیؒ (م ۴۶۳ھ) نے ان کے حافظہ کے بارے میں ان کا اپنا قول نقل کیا ہے۔ کہ امام وکیعؒ خود فرماتے ہیں۔

مَا نَظَرْتُ فِي كِتَابٍ مُنْذُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً إِلَّا فِي صَحِيفَةٍ يَوْمًا فَنَظَرْتُ فِي طَرَفٍ مِنْهُ ثُمَّ أَعَدْتُهُ عَلَى مَكَانِهِ [3]

میں نے گذشتہ ۱۵ سال کے عرصہ میں سوائے ایک دن کے کبھی کتاب کھول کر نہیں دیکھی، اور اس ایک مرتبہ میں بھی بہت سرسری طور پر دیکھا اور کتاب کو پھر اس کی جگہ رکھ دیا۔

اسی قوتِ حافظہ کا نتیجہ تھا کہ درس کے وقت کبھی کتاب سامنے نہیں رکھتے تھے۔ بلکہ زبانی حدیث کا درس دیتے تھے۔ طالب علمی کے زمانہ میں انہوں نے کبھی بھی حدیث کو قلمبند نہیں کیا۔ بلکہ گھر آکر لکھتے تھے۔ خود فرماتے ہیں۔

مَا كَتَبْتُ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ حَدِيثًا قَطُّ كُنْتُ أَحْفَظُهُ فَإِذَا رَجَعْتُ إِلَى مَنْزِلِي كَتَبْتُهُ [4]

میں نے امام سفیان ثوریؒ کے درس کے وقت کبھی حدیث نہیں لکھی بلکہ اس کو دماغ میں محفوظ کر لیتا۔ پھر گھر جا کر لکھتا تھا۔

امام وکیع بن الجراحؒ قوتِ حافظہ کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ اگر معاصی سے

---

[1] صفوۃ الصفوۃ ج ۳ ص ۱۰۲ [2] طبقات ابن سعد ج ۶ ص ۲۷۵،
[3] تاریخ بغداد ج ۳ ص ۴۷۵، [4] ایضاً ص ۴۷۵۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجتناب کیا جائے تو حافظہ قائم رہتا ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی (م ۸۵۲ھ) نے آپ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ

تَرْكُ الْمَعَاصِي مَا جَرَّبْتُ مِثْلَهُ لِلْحِفْظِ

معاصی سے اجتناب سے بڑھ کر قوتِ حافظہ کے لئے کوئی چیز میرے تجربہ میں نہیں آئی۔

امام وکیعؒ علمی کمالات کے ساتھ اخلاقی فضائل سے بھی آراستہ تھے۔ وہ جاہ و دولت اور وجاہت سے ہمیشہ کنارہ کش رہے۔ خطیب بغدادیؒ (م ۴۶۳ھ) لکھتے ہیں کہ خلیفہ ہارون الرشید نے آپ کو قضاء کا عہدہ پیش کیا، لیکن آپ نے معذرت کر دی۔[۱]

امام وکیعؒ بن الجراح کی زندگی نہایت سادہ طریقہ سے بسر ہوئی، حالانکہ صاحبِ ثروت تھے، ہمیشہ روزہ سے رہتے۔ آپ کی شب بیداری اور عبادت گزاری کا رنگ پورے گھر پر چڑھا ہوا تھا۔ خطیب بغدادیؒ (م ۴۶۳ھ) نے ان کے صاحبزادہ ابراہیمؒ ابن وکیع کا یہ قول نقل کیا ہے۔

كَانَ أَبِي يُصَلِّي اللَّيْلَ فَلَا يَبْقَى فِي دَارِنَا أَحَدٌ إِلَّا صَلَّى حَتَّى أَنَّ جَارِيَةً لَنَا سَوْدَاءَ لَتُصَلِّي[۲]

میرے والد جب رات میں نماز پڑھتے تھے، تو ہمارے گھر میں کوئی شخص ایسا باقی نہیں رہتا تھا جو نماز نہ پڑھتا ہو، حتیٰ کہ ہماری سیاہ فام لونڈی بھی نماز پڑھتی تھی۔

امام وکیع بن الجراحؒ کے دوسرے صاحبزادے سفیان بن وکیعؒ امام وکیعؒ کے شب و روز کے معمولات کی تفصیل اس طرح بیان کرتے ہیں کہ

میرے والد صائم الدہر تھے۔ صبح سویرے بیدار ہو جاتے فجر کی نماز کے بعد مجلس درس شروع ہو جاتی، دن نکلنے تک اس میں مشغول رہتے۔ پھر گھر جا کر ظہر کی نماز تک قیلولہ فرماتے، اس کے بعد ظہر کی نماز ادا کرتے۔ پھر عصر تک طلباء کو قرآن کا درس دیتے، اور پھر مسجد آکر عصر کی نماز پڑھتے۔ اور اس سے فارغ

[۱] تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۴۶۲ [۲] ایضاً ص ۴۷۱

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوکر پھر درس قرآن شروع ہو جاتا۔ اور شام تک مذاکرہ میں منہمک رہتے، پھر گھر تشریف لاکر افطار فرماتے۔ اس سے فارغ ہوکر نماز پڑھتے تھے۔[۱]

امام وکیع بن الجراحؒ اگرچہ منصب امامت و اجتہاد پر فائز تھے، لیکن فتویٰ امام ابوحنیفہ (م ۱۵۰ھ) کے مسلک کے مطابق دیتے تھے۔ اس سے قیاس کیا جا سکتا ہے کہ وہ حنفی مسلک کی طرف مائل تھے۔ آپ کے شاگرد امام یحییٰ بن معینؒ (م ۲۳۳ھ) کا قول خطیب بغدادیؒ (م ۴۶۳ھ) نے تاریخ بغداد میں نقل کیا ہے۔

كَانَ وَكِيعٌ يُفْتِي بِقَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ وَكَانَ قَدْ سَمِعَ مِنْهُ شَيْئًا كَثِيرًا[۲]

امام وکیعؒ امام ابوحنیفہؒ کے قول کے مطابق فتویٰ دیتے تھے۔ اور انہوں نے امام ابوحنیفہ سے کافی سماعت بھی کی تھی۔

امام وکیعؒ بن الجراح کی تصانیف کے بارے میں اہل سیر کی مختلف آراء ہیں۔ علامہ شمس الدین ذہبیؒ (م ۷۴۸ھ) نے امام احمد بن حنبلؒ (م ۲۴۱ھ) کا یہ قول نقل کیا ہے۔

عَلَيْكُمْ بِمُصَنَّفَاتِ وَكِيعٍ[۳]

حافظ ابن حجرؒ (م ۸۵۲ھ) اور امام ابوبکر خطیب بغدادیؒ (م ۴۶۳ھ) نے بھی امام احمد بن حنبلؒ (م ۲۴۱ھ) کا یہ قول اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے۔[۴]

امام عبدالرحمٰن بن جوزی (م ۵۹۷ھ) لکھتے ہیں کہ

صَنَّفَ التَّصَانِيفَ الْكَثِيرَةَ[۵]

انہوں نے بکثرت کتابیں تصنیف کیں۔

لیکن حاجی خلیفہ مصطفیٰ بن عبداللہ (م ۱۰۶۷ھ) نے کشف الظنون اور علامہ یوسف رحمہ اللہ نے معجم المطبوعات میں امام وکیعؒ کی کسی تصنیف کا ذکر نہیں کیا، فہرست ابن ندیم میں آپ کی ایک تصنیف "کتاب السنن" کا نام ملتا ہے۔[۶]

امام وکیع بن الجراحؒ نے ۶۸ سال کی عمر میں ۱۹۶ھ میں مکہ اور کوفہ کے درمیان انتقال کیا۔[۷]

---

[۱] تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۴۷۱۔ [۲] ایضاً ۱/۴۷۰ [۳] تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۲۱۸ [۴] تہذیب التہذیب ابن حجر ج ۱۱ ص ۱۲۶، تاریخ بغداد خطیب بغدادی ج ۱۳ ص ۴۷۶، [۵] صفوۃ الصفوۃ ج ۳ ص ۱۰۴

[۶] الفہرست ص ۳۱۷ [۷] تہذیب التہذیب ج ۱۱ ص ۱۲۷۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ